حصہ نظم

مالک اشتر زماں

احمد شہریار

تھا جو پنچھی قفس میں زندانی   وہ رہا کردیا گیا جانی
غم بھی ہے، فکر انتقام بھی ہے   دل میں ہے آگ، آنکھ میں پانی
مالک اشتر زماں تھے آپ   آپ عمار عصر تھے یعنی
آپ جان مدافعان حرم   آپ شان گروہ ایمانی
غم تو ہے آپ کی شہادت کا   پر زیادہ نہیں پریشانی
جس پہ رہبر کی ایک نظر پڑ جائے   وہی بن جائے گا سلیمانی
ابھی اٹھیں گے خاک ایران سے   سینکڑوں قاسم سلیمانی

آہ! مجاہد اسلام، قاسم سلیمانیؒ

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جائسی

(۱)

ہے آج عجب درد ہر اک طرز بیاں میں　　دل، مرثیہ پڑھتے ہیں سبھی اپنی زباں میں
کل گلشن ہستی ہے یہ مصروف فغاں میں　　اک شخص کا ماتم ہے بپا کون ومکاں میں
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۲)

قاسم ترے رتبے کو ہر اک جان گیا ہے　　سر سے ترے ہر حوصلہ قربان گیا ہے
لوہا تری ہمت کا جہاں مان گیا ہے　　سب کہتے ہیں کس طرح کا انسان گیا ہے
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۳)

اک دینی مجاہد کو یہ انعام ملا ہے　　وہ کام کیا جس سے بڑا نام ملا ہے
تحفہ میں شہادت کا اہم جام ملا ہے　　ہر ملک سے ایران کو پیغام ملا ہے
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۴)

امید نہیں ظالموں سے اہل وفا کو　　سازش سے کیا قتل عجب مرد خدا کو
مومن نے کیا فرض ہے اب جس کی عزا کو　　سنتا ہے جہاں اس کی شہادت کی صدا کو
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۵)

اس ڈھب کا جنازہ کوئی دیکھا نہ سنا ہے پر عزم ہو لاشہ کوئی دیکھا نہ سنا ہے
اس طرح کا مرنا کوئی دیکھا نہ سنا ہے زوار ہو مردہ کوئی دیکھا نہ سنا ہے
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۶)

معصومینؑ کے روضوں پہ عجب شان سے پہنچا دو ملکوں میں کس طرح جنازہ ترا گھوما
رو روکے یہی سوچتا تھا مجمع شیدا انبوہ تھا اندازہ سے باہر مع گریہ
اک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

(۷)

بربادی کا اپنے لئے غم کھائے گا اک دن امریکہ کیئے کی سزا تو پائے گا اک دن
ظالم کی زباں پر بھی تو یہ آئے گا اک دن سب دیکھیں گے بے فائدہ شرمائے گا اک دن
ایک دیش کے فوجی کا ہے غم سارے جہاں میں

تہنیت بخدمت شہید قاسم سلیمانیؒ

بنت زہرا نقوی ندیٰ الہندی

قاسم رازداں مبارک ہو زیست جاوداں مبارک ہو
قاسم خلد و نار کے ہمراہ تم کو دار جناں مبارک ہو
جی یہ کہتا ہے خلد سے کہہ دیں تجھ کو یہ نوجواں مبارک ہو
بلبل گلشن امام رضاؑ اک نیا آشیاں مبارک ہو
اے فرشتہ صفت سلیمانی عظمت آسماں مبارک ہو
اک زمانہ تڑپ کے روتا ہے پر تمہیں شادیاں مبارک ہو
زیر تصنیف داستانیں ہیں تم کو سب داستان مبارک ہو
خادم سیدی شباب جناں خدمت سیداں مبارک ہو
مل کے قاسمؑ سے شاد ہیں قاسم دونوں کو یہ سماں مبارک ہو
دے رہے ہیں دعا امام رضاؑ مہربان عیاں مبارک ہو
پاسدار جناب زہراؑ ہو یہ اہم آسماں مبارک ہو
تم سے ملنا امام راحل کا قاسم شادماں مبارک ہو
گھیرے میں سب شہیدوں کے تم یہ بھی نوری سماں مبارک ہو
اے ندیٰ دل کی بات ہے لب پر ان کو باغ جناں مبارک ہو

اے شہیدِ ایمانی، قاسم سلیمانی

سید تجمید حیدر

اے شہیدِ ایمانی قاسم سلیمانی　　حامیٔ خراسانی قاسم سلیمانی
دین کی حفاظت کے سب نے بس کیے دعوے　　تو نے دی ہے قربانی قاسم سلیمانی
تیرے عزم و ہمت پر صبر اور شجاعت پر　　ظلم کو تھی حیرانی قاسم سلیمانی
بابِ علم تک کوئی دشمن آ نہیں پایا　　تو نے کی وہ دربانی قاسم سلیمانی
کربلا کے مقتل کی سرزمین لے لے گی　　تیرا جسم نورانی قاسم سلیمانی
تجھ سے سب کو آتی تھی بوئے مالک　　نعرہ مسلمانی قاسم سلیمانی
سب گواہ ہیں تیرے آج سب پہ ظاہر ہے　　تیری پاک دامانی قاسم سلیمانی
ختم ہوگیا داعش، تو نے کی وہ تدبیریں　　امن تجھ سے ہے جانی، قاسم سلیمانی
اب کوئی نہیں جس سے بوئے بوذری آئے　　کون ہے ترا ثانی؟ قاسم سلیمانی
ظالم آ نہیں پایا نزدِ روضۂ زینب　　تھی جو تیری نگرانی قاسم سلیمانی
راہِ عشق و عظمت میں تجھ سے رہ گئے پیچھے　　ہم کو ہے پشیمانی قاسم سلیمانی
رہبرِ معظم کو اب کے یاد آئے گی　　تیری خندہ پیشانی قاسم سلیمانی
تیرا نام بھی قاسم تو بھی ہوگیا ٹکڑے　　اے بن حسن جانی، قاسم سلیمانی
کاظمین اب تیرا شاہدِ شہادت ہے　　قاسم سلیمانی قاسم سلیمانی
تو گیا جو، تجمیدِ خستہ تن بھی جائے گا　　میرے دلبر جانی، قاسم سلیمانی

فاتح اکبر

خمار تومیلی

کس طرح بے انتہا نمناک آنکھوں کو لکھوں
اے سلیمانی میں کیسے تیری یادوں کو لکھوں

کس طرح ضبط قلم ہو ہجر کی یہ داستان
کیسے تیرے غم میں میں رہبری کی آہوں کو لکھوں

موج انسانی کا یہ پیغام ہے اغیار کو
ہم نہیں بھولیں گے اپنے قافلہ سالار کو

اس زمانے کا یقیناً مالک اشتر ہے تو
ہاں زمانے کے علی کا باوفا نوکر ہے تو

سینۂ طاغوت پر تم اک کرارا وار ہو
غزوہ شام و یمن کا فاتح اکبر ہے تو

تم سے ہے اب رخ استکبار کی نیندیں حرام
مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے ارمانوں کی شام

اک کرامت شخصیت کی تھی ہمہ جہتی تری
رزم کے میدان میں گہری تھی آگاہی تری

جنبش لب میں تمہاری عشق کی تاثیر تھی
اک سراپا درد ہستی اے سلیمانی تری

زندگی گویا ثریا سے بھی تھی تابندہ تر
موت تیری اک مجاہد کی ہے جنت کا سفر

ڈھیر کردی داعش ملعون کو اک وار سے
جیسے وارا ذوالفقار حیدر کرار سے

شام میں تجھ سے ہی زینب کا حرم محفوظ ہے
اور چھڑایا کربلا کو تم نے ہی اشرار سے

اے سلیمانی وفا کا تھا علمبردار تو
تھا زمانہ کا یقیناً میثم تمار تو

قبلۂ اول کی آزادی کی راہوں کا شہید
حریت کی ہے سلیمانی تقاضوں کا شہید

کاظمین اور کربلا کی پاسبانی کے لئے
آہنی جرأت کا اور عزم و ارادوں کا شہید

خون کی ہر بوند سے سینچا ہے گلزار حرم
خلد میں پوچھیں گے تجھ سے حیدر و میر امم

الوداع اے حمزہ دوران ، قاسم الوداع
راہ حق کا برملا اعلان ، قاسم الوداع

پیکر حق، اے ضمیر عشق و اعلان وفا
قوم پر تیرا بڑا احسان قاسم الوداع

دیکھ ایسی موت پر لاکھوں فرشتے ہیں نثار
تم بھی ہوتا راہ حق کا اک سپاہی اے خمار

دلوں کے سردار شہید جنرل قاسم سلیمانی کے نام

غافر رضوی فلک چھولسی

مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی — تم تھے پیرو رہبر قاسم سلیمانی
جب تلک رہے زندہ دشمنوں پہ تھے بھاری — ناز کرتی تھی تم پہ فوج قدس کی ساری
تھے اکیلے ہی لشکر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
خون مالک اشتر رائگاں نہ جائے گا — بالیقیں وہ جلدی ہی ایسے رنگ لائے گا
گویا آگئے اٹھ کر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
باندھ کر کفن سر سے انتقام کی خاطر — سب سپاہی آمادہ ، ہیں امام کی خاطر
ہے سبھی کے ہونٹوں پر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
قاتلوں سے یہ کہہ دو آئیں وہ کفن لیکے — یا علیؑ کے نعرہ سے رن میں ڈٹ گئے بچے
اٹھ کھڑے ہوئے بن کر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
نام چونکہ قاسم تھا کیفیت بھی یہ دیکھی — مثل قاسم ذیجاہ لاش دشت میں بکھری
مجتبیٰ کے تھے نوکر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
تم حسن کے تھے دلبر یہ بھی ایک نسبت تھی — نام لیکے قاسم کا اٹھ کھڑے ہوئے جب بھی
لرزا ظلم کا لشکر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
یوں گلے لگایا ہے آپ نے شہادت کو — چاہتے ہوں برسوں سے گویا اس سعادت کو
شوق سے چلے بڑھ کر قاسم سلیمانی — مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
چل بسے سلیمانی جب جہان فانی سے — اسماعیل قاآنی اس مقام پر آئے

ان کے بھی بنے محور قاسم سلیمانی مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
ناز ہے فلک کو بھی آپ کی شجاعت پر دستخط کئے تم نے محضر شہادت پر
تم کو لے گئے حیدر قاسم سلیمانی مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی

قوم وملت کے مجاہد

محکم عابدی علی پوری

ق — قوم وملت کے مجاہد ، ذی حشم، عالی مقام — ہو ہمارا تجھ پہ اے قاسم سلیمانی! سلام
ا — اے کہ تیرے نام سے لرزاں تھی دنیائے جفا — تیری ہستی ظلم کے حق میں تھی تیغِ بے نیام
س — سنت مختار ومیثم ، تیری سیرت کے اصول — تو امام عصر کا بیشک حقیقی تھا غلام
م — مرحبا صد مرحبا پایا شہادت کا شرف — تجھ محافظ کو ہے اجر زینبؑ علیا مقام
س — سربراہ فوج ، قاسم ! تیری قربانی کا ہم — بالیقیں لے کر رہیں گے قاتلوں سے انتقام
ل — لارہا ہے رنگ ، تیرا خون ناحق ہر طرف — گونجتی ہے عزم کی آواز مابین عوام
ی — یہ نہیں معلوم تیرے دشمنوں کو آج بھی — سایہ افگن ہے، یہ ایراں پر زمانے کا امام
م — مرنہیں سکتا کبھی، تو زندۂ جاوید ہے — تو شہید راہ حق ہے، تجھ کو حاصل ہے دوام
ا — اب گھروں میں بیٹھنے کا وقت یہ ہر گز نہیں — نکلو! بہر نصرت حق ، ہے یہی تیرا پیام
ن — نام کی تاثیر ہے، یا پیروی کا ہے صلہ — مثل قاسمؑ ، ہوگیا ٹکڑے ترا پیکر تمام
ی — یہ کہو اب ، لکھ دیا رضواں نے محکم عابدی — محضر فردوس میں قاسم سلیمانی کا نام

عزم و ضبط کے پیکر قاسم سلیمانی

مہدی باقر خان

اے مجاہد اکبر قاسم سلیمانی　　ناز ہے ہمیں تم پر قاسم سلیمانی
قاسمِ زماں ہو تم، تم حبیبِ دوراں ہو　　پیروِ علی اکبر قاسم سلیمانی
دشمنوں کے دل میں تھے رعبِ حیدری بن کر　　تم اکیلے تھے لشکر قاسم سلیمانی
باوفا سپاہی تھے حق کی تم گواہی تھے　　مثل مالک اشتر قاسم سلیمانی
ہر گھڑی نگاہوں میں کربلا ہی رکھتے تھے　　عزم و ضبط کے پیکر قاسم سلیمانی
ہم کو فخر رہبر پر سید دلاور پر　　تم پہ نازاں ہیں رہبر قاسم سلیمانی
تم زہیر و مسلم ہو تم بریر تم نافع　　سالکِ رہِ سرور قاسم سلیمانی

سربکف قاسم سلیمانی

ندیم سرسوتی

سربکف عرصہ مقتل میں کھڑا تھا کب سے — تک رہے تھے تجھے خنجر بڑی حیرانی سے
تو بھی واقف ہے ترا خون بہانے والا — کانپ اٹھا ہے ترے خون کی طغیانی سے

❖

صبح امید کے سورج کی کرن ترا لہو — دل کی تسکین ہے ہنستا ہوا چہرا تیرا
بڑھ گیا ہے مرے سردار ترے نام کا خوف — بعد مرنے کے بھی ٹوٹا نہیں پہرا تیرا

❖

ٹھیک ہے راج اندھیروں کا ہے ہر سمت مگر — سراجالوں کے کہاں ان کے مقابل خم ہیں
زندگی پر یہاں غالب ہے شہادت کا مزاج — مرنے والے ہیں بہت مارنے والے کم ہیں

❖

ترے جذبوں کی بکھرتی ہوئی خوشبو کے طفیل — سرفروشوں کی زمانے میں فراوانی ہے
تونے ہر دل میں جلایا ہے شہادت کا چراغ — اب مرے شہر کا ہر فرد سلیمانی ہے

❖

موت جن کے لئے دستور لکھے جینے کا — لوگ وہ قبر میں کب قید ہوا کرتے ہیں
ظلم زادوں کو تو اتنا بھی نہیں ہے معلوم — مرکے ہم زندۂ جاوید ہوا کرتے ہیں

❖

سروں کی فصل کٹے خون کی پھوار اٹھے
چمن میں لے کے صبا نہضتِ بہار اٹھے

گلوئے گل نے نہ کھائی شکست چھد کر بھی
سناں بدست تو کانٹے ہزار بار اٹھے

رجز سناتے ہوئے ابرِ موت کی صورت
خلاف تیغ و تبر رن میں جانثار اٹھے

ستمگروں کی کہانی کا ہے یہ لبِّ لباب
یہ فتح پا کے بھی مظلومیت سے ہار اٹھے

وہ جسم جو تھے پڑے خون و خاک میں غلطاں
اٹھے جو حشر کے میداں میں مشکبار اٹھے

شہادتوں کے قبیلے سے عشق تھا جن کو
لہو سے کر کے وہ دامن کو تار تار اٹھے

گواہ ہیں رخ مقتل پہ خون کے چھینٹے
ہم انقلاب کی خاطر ہزار بار اٹھے

خود اپنی گرد میں دب کر فنا ہوئے ہیں ندیم
جہانِ ظلم کے جتنے گھنے غبار اٹھے

رباعیات

اشتر سید علی قاسم زور بازوئے رہبری قاسم
ہاں، شہادت کی شکل میں تو نے پائی ہے اصل زندگی قاسم

حسن رضا بنارسی

❖

جہاں میں منفرد عبد الہی تھا سلیمانی رہ قرآن و عترت ہی کا راہی تھا سلیمانی
نظام اہل باطل کی تباہی تھا سلیمانی سپاہ حق کا وہ نوری سپاہی تھا سلیمانی
گزاری زندگانی ہر گھڑی در راہ قرآنی مبارک ہو شہادت کا شرف قاسم سلیمانی

محمد ابراہیم نوری

❖

سلیمانی پہ جو حملہ ہوا ہے یقیناً اس میں رمزِ کربلا ہے
شہادت کی خبر سُنتے ہی لوگو میرے رہبر نے بسم اللہ کہا ہے

شمس بلتستانی

❖

دے کر جنم حسین کے مکتب میں سورما وہ کربلائی تھا سو وہیں پر پلٹ گیا
اے شمس یہ علامتِ معراج عشق ہے قاسم تھا نام اس لیے ٹکڑوں میں بٹ گیا

شمس بلتستانی

❖

دین حق کے شیدائی قاسم سلیمانی موت آپ کو آئی قاسم سلیمانی
خون آپ کا ہرگز رائگاں نہ جائے گا ہم نے قسم کھائی قاسم سلیمانی

فیروز علی